ادبیات

رموز و اسرارِ شہادت

نتیجۂ فکر جناب مولانا سیماب صاحب اکبرآبادی

راہ است حسینؓ و خضرِ راہ است حسینؓ
بر مسلکِ توحید گواہ است حسینؓ

تن گفت حسینؓ من الا اللہ است
سر گفت کہ سرِّ لا الٰہ است حسینؓ

آئینۂ جاوید نگاہ است حسینؓ
لاریب کہ زندگی پناہ است حسینؓ

ہر سال غمش زندہ کند عالم را
بر ہستیِ خویش خود گواہ است حسینؓ

مہرِ حرمِ کعبۂ جان است حسینؓ
سرخیلِ ائمۂ جہان است حسینؓ

عثمانؓ و علیؓ اذان و تکبیرِ نماز
تکمیلِ نمازِ کاروان است حسینؓ

خورشیدِ جہانِ جاودان است حسینؓ
پیوستہ روان ست و تپان است حسینؓ

در سیزدہ صد سالہ حجابِ تقویم
چوں جلوۂ دیروز عیان است حسینؓ

خونِ شبیرؓ کربلا میں ہوگا
ذرّوں میں نہ ہوگا تو ہوا میں ہوگا

بارش سے جو دھل گئیں ہوائیں بھی تو پھر
محفوظ ابھی ذہنِ خدا میں ہوگا

شیون، شور، اور شین باقی ہے ابھی
لوگوں کی زباں پہ بَین باقی ہے ابھی

دنیا کی مصیبتیں نہیں ختم ہنوز
دنیا میں کہیں "حسینؓ" باقی ہے ابھی

تشہید[1] پئے شہید لازم ہی تو ہے
توحید کا یہ ستون قائم ہی تو ہے

اسلام ہے معناً بھی شہادت میں شریک
اس کا سبب انتقامِ مسلمؓ ہی تو ہے

۱؎ شہادت بابِ تفعیل سے نہیں آتا اس لئے یہ لفظ صحیح نہیں ہے۔ (برہان)

۷۳

اب ہیں نہ وہ شامی و عراقی باقی — آخر نہ رہی وہ طمطراقی باقی
زندہ ہیں حسینؑ مٹ چکا نام یزید — فانی، فانی ہے اور باقی باقی

جو مردِ خدا شہید کہلاتے ہیں — قربانیوں سے وہ کہیں باز آتے ہیں
ہر سال حسینؑ مختلف رنگوں میں — پیدا ہوتے ہیں اور مٹ جاتے ہیں

پیدا وہ جبیں کر جو لرز کر نہ اُٹھے — جو غیرِ خدا کسی کے در پہ نہ جُھکے
معنی ایمان و استقامت کے یہ ہیں — کونین کا بار سر پہ ہو سر نہ جُھکے

سر وہ ہے جو رب کی راہ پر جُھک جائے — موقع نہ ہو جُھکنے کا، مگر جُھک جائے
جب وقتِ نماز و قتل اک ساتھ آئے — تلوار اُٹھنے سے پہلے سر جُھک جائے

اسوقت مسلمان ریاکار بھی ہے — پندار و نمود میں گرفتار بھی ہے
ہے نام "حسینؑ" اب بھی لاکھوں کا مگر — ان میں وہ حسینؑ کا سا کردار بھی ہے؟

اعلانِ وقارِ شخصیت عام ہے آج — لوگوں کو نمود و نام سے کام ہے آج
اب اس کی جگہ زباں پہ ہے دل میں نہیں — اسلام برائے نام اسلام ہے آج

خود کو ہر دل کا چین کہتے پھرئیے — جانِ شہِ مشرقین کہتے پھرئیے
اللہ کا گھر میں نہ کبھی لیجئے نام — بازاروں میں یا حسینؑ کہتے پھرئیے

کفارِ قریش کا کبھی سر توڑا — تلوار کی زد سے سرِ عنتر توڑا
تکبیر کی قوتِ یداللّٰہی نے — اک ضرب لگا کر درِ خیبر توڑا

ملت کو غلط فہمیوں نے لُوٹا ہے — باطل ہے یہ جوش، ولولہ جھوٹا ہے
تکبیر تو بارہا کہی ہے لیکن، — تم سے کوئی تنکا بھی کبھی ٹوٹا ہے؟

اب قوم نسائیت کی شیدائی ہے — ماتم میں بھی اک ادائے رعنائی ہے
لب سرخ ہیں پیرہن ہرے دل شاداب — کیا فصلِ محرم میں بہار آئی ہے!

اب اس میں ریا بھی ہے انانیت بھی — اس قوم پر افسوس بھی ہے حیرت بھی
پیاسوں کی شہادت کا ہے نوحہ لب پر — اور برف کے ساتھ دودھ کا شربت بھی

مجلس ہوتی ہے حسنِ منظر کے لئے — لگ جاتی ہے اک بھیڑ گھڑی بھر کیلئے
سب جانتے ہیں آئے ہیں پرسا دینے — اور آتے ہیں لوگ لقمۂ تر کے لئے

یہ بے عملی ہند کی وسعت ہی میں ہے — پستی میرے وطن کی قسمت ہی میں ہے
تیرہ[۱۳] صدیاں گذر چکی ہیں لیکن — اسلام یہاں عہدِ جہالت ہی میں ہے

مسلک میں جو تغیر نہیں ہو سکتی — اصلاح کی تدبیر نہیں ہو سکتی
گذریں تیرہ ہزار صدیاں بھی تو کیا — اس قوم کی تعمیر نہیں ہو سکتی

سب اسوۂ شبیرؑ کی تائید کریں — باطل کی بغیرِ خوف تردید کریں
جس جوش سے کرتے ہیں مسلماں عشرہ — اے کاش اسی جوش سے تقلید کریں

تقلیدِ حسینؑ نفس کی قربانی — تائیدِ حسینؑ، راسخ الایمانی
اس سے بھی بلند اور اک منزل ہے — ادراکِ صحیحِ عظمتِ انسانی

فکر و طلبِ شہید باقی ہے ابھی — شبیرؑ کی بازدید باقی ہے ابھی
ہے منتظرِ سجدۂ ثانی مشہد — شورِ "ہل من مزید" باقی ہے ابھی

سیماب اکبرآبادی

۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ